بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿احکام الصورة الشمسية﴾

عکسی تصاویر یا فوٹو

کی شرعی حیثیت

از قلم:

ابوالوفاء محمد طارق عادل خان

معلومات و رابطہ:

http://www.ahya.org

mtak32@hotmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمدللہ وکفیٰ و سلام علی عبادہ الذی اصطفیٰ امابعد

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم کو اپنی آخری اور کامل کتاب بنا کر قیامت تک آنے والے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ بنایا اور نبی کریم ﷺ کی سیرت اور احادیث کو تمام مسلمانوں کے لئے قابل اتباع اور واجب الاطاعت قرار دیا گویا اب قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو اپنے تمام جدید وقدیم مسائل میں راہنمائی اور صراط مستقیم ان ہی دونوں ذرائع سے حاصل ہوگی ان مسائل کا تعلق خواہ مسلمانوں کے اجتماعی حالات سے ہو یا انفرادی زندگی سے ہر صورت میں صحیح راستہ کتاب اللہ اور سنت رسول کی روشنی میں ہی تلاش کیا جائے گا۔

موجودہ دور کے جدید مسائل میں ایک اہم ترین مسئلہ فوٹوگرافی یا عکسی تصاویر کا بھی ہے جسے عربی زبان میں صورۃ شمسیہ کہا جاتا ہے جو تہذیب حاضر میں انسانی زندگی کا لازمی جزو بن چکا ہے اور آج کوئی بھی شخص جو فوٹوگرافی کو جائز سمجھتا ہو خواہ ناجائز سمجھتا ہو بہرحال اپنے معاشی، معاشرتی اور سماجی تقاضے کے باعث فوٹو بنوانے پر مجبور ہے اس مسئلہ کے ضمن میں اگر افراد کے اذہان اور رجحان کا جائزلیا جائے تو معلوم ہوتا ہے مسلمانوں کی اکثریت دو متضاد انتہاوں پر پائی جاتی ہے یعنی کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہر قسم کی تصاویر، عکسی تصاویر اور مجسموں کو سجاوٹ اور جذباتی وابستگی (مذہبی اور غیر مذہبی) کے ساتھ رکھنے اور آویزاں کرنے میں کوئی مضائقہ اور کوئی حرج محسوس نہیں کرتے ان میں عام طور پر وہ لوگ شامل ہیں جن کا دین سے کوئی بھی تعلق برائے نام ہی ہے جبکہ دوسری انتہا پر وہ لوگ پائے جاتے ہیں جو ہر قسم کی تصاویر خواہ وہ ہاتھ سے بنائی گئی ہوں یا مشین اور کیمرے کے ذریعہ سے مطلقاً حرام سمجھتے ہیں مگر اسکے باوجود بھی یہ حضرات قومی شناختی کارڈ، پاسپورٹ، کالج اور یونیورسٹی میں داخلے کا فارم اور بعض دیگر امور کے لئے بھی عکسی تصاویر بنواتے اور رکھتے ہیں اور اسکے جواز کی دلیل قرآن کی اس آیت سے دیتے ہیں کہ:

﴿ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ ﴾

یعنی "پھر جو کوئی مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے" یہ مضمون قرآن کریم میں چار مقامات پر آیا ہے ایک سورہ بقرہ آیت ۱۷۳، سورہ المائدہ آیت ۳، سورہ الانعام آیت ۱۴۵ اور سورہ النحل آیت ۱۱۵ اور ان تمام مقامات پر تذکرہ کھانے اور پینے سے متعلق ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب کوئی شخص بھوک سے مر رہا ہو لہذا اس کے علاوہ کسی اور قسم کی مجبوری میں اس آیت کا اطلاق نہیں ہوگا اب ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا اگر کوئی شخص شناختی کارڈ نہ بنوائے یا پاسپورٹ نہ بنوائے تو کیا وہ زندہ نہیں رہ سکتا ہے اگر زندہ رہ سکتا ہے تو پھر اسکے لئے تصویر بنوانا کس طرح جائز ہو گیا۔

اہل علم کا ایک طبقہ اس بات پر متفق ہے کہ کیمرے کے ذریعہ جو عکس بندی کی جاتی ہے وہ تصویر کے حکم میں داخل ہی نہیں ہے بلکہ

اس کا حکم ظل یا سائے کا ہے یہی وجہ ہے کہ عربی زبان میں موجودہ عکسی تصاویر کو صورۃ شمسیہ کہا جاتا ہے جس طرح آئینہ یا پانی میں نظر آنے والا آدمی کا عکس حرام یا ناجائز نہیں ہوتا اسی طرح عکسی تصاویر بھی حرام یا حلال کی بحث سے آزاد ہیں لیکن جو لوگ عکسی تصاویر کی حرمت کے قائل ہیں وہ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ کیا اگر آئینہ میں نظر آنے والا کسی شخص کا عکس رنگ و روغن کی مدد سے پختہ کر دیا جائے تو جائز ہوگا؟ ہم کہتے ہیں کہ یقیناً جائز نہیں ہوگا لیکن اسکے ناجائز ہونے کی وجہ اسکا رنگ و روغن سے پختہ ہونا نہیں بلکہ اسکا رنگ و روغن سے پختہ ہونے کے بعد معلق ہونا اسکے ناجائز ہونے کی وجہ ٹھہرے گا اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہی رنگ و روغن سے بنی ہوئی عکسی تصویر اگر معلق ہونے کے بجائے پامال فرش ہو تو جائز ہوگی یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ احادیث کی روشنی میں پامال تصاویر مباح ہیں اس لئے جائز ہوگی پس معلوم ہوا کہ کوئی بھی عکسی تصویر محض اپنے پختہ ہونے کی وجہ سے ناجائز نہیں ہوتی بلکہ اسکی اصل وجہ اس تصویر کا معلق ہونا ہوتا ہے جس سے یہ تصویر مجسمہ سے مشابہہ ہو جاتی ہے نیز نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے عمل سے بعض غیر معلق عکسی تصاویر کے استعمال کا ثبوت بھی ملتا ہے مثلاً طبری کی ایک روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ڈھال تھی جس پر دنبہ کے سر کی تصویر بنی ہوئی تھی اور طبقات ابن سعد جزء تابعین میں ہے کہ عروہ بن زبیرؓ کے بٹن پر آدمیوں کے چہرے کی تصاویر تھیں اور اسد الغابہ میں انس بن مالکؓ کے حالت میں ہے کہ ان کی انگوٹھی کے نگینہ پر ایک شیر غراں کی تصویر تھی اسی طرح ابو ہریرۃؓ کی انگوٹھی میں جو نگینہ تھا اس پر دو مکھیوں کی تصویر تھی اور عمر فاروقؓ کے زمانے میں دانیال نبی کی ایک انگوٹھی دستیاب ہوئی تھی جس میں ایک نگینہ مرقع تھا کہ دو شیر دائیں بائیں کھڑے تھے اور بیچ میں ایک لڑکا تھا عمر فاروقؓ نے یہ انگوٹھی ابو موسیٰ اشعریؓ کو عنایت فرمائی تھی اور معلوم ہونا چاہیے کہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب درمختار کے مطابق اس تصویر کا استعمال بھی جائز ہے جو اتنی چھوٹی ہو کہ اسکو زمین پر رکھ کر آدمی کھڑے ہو کر دیکھا جائے تو اسکے اعضاء کی تفصیل نظر نہ آئے نیز ہماری رائے میں عکسی تصویر کے مسئلہ کو محض قدیم فقہاء کے اقوال کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کرنا یقیناً موجودہ دور کے لوگوں کے ساتھ زیادتی کے مترادف ہے کیونکہ کیمرے کی ایجاد کے باعث یہ مسئلہ جتنا پیچیدہ اور ہمہ گیر آج ہے اتنا پہلے کبھی نہیں تھا جس کا مطلب ہے کہ اس مسئلہ کو ہمارے قدیم فقہاء بطور غور و فکر یقیناً وہ ترجیح نہیں دے سکے ہوں گے جس کا یہ مسئلہ آج محتاج ہے چنانچہ آج اس مسئلہ پر دوبارہ نہایت باریک بینی سے غور و فکر کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے پس اسی ضرورت اور اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے احادیث صحیحہ کی روشنی میں ہم نے موجودہ عکسی تصاویر کو تین بنیادی اقسام میں تقسیم کیا ہے اولاً وہ جو مطلقاً حرام ہیں ثانیاً وہ جو مکروہ ہیں اور ثالثاً وہ جو مباح یا جائز ہیں ان تمام کی تفصیل آئیندہ صفحات میں بیان کی جائے گی انشاءاللہ دعا ہے کہ اللہ رب العالمین ہم سب کو دین کی فہم سلیم اور اس پر عمل مستقیم کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

☆ وصلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ واصحابہ وسلم ☆

والسلام

ابوالوفاء محمد طارق عادل خان

۱۱/ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ ہجری

تماثیل اور تصاویر کی تشریح اور حکم

﴿ **التماثیل : مفرده تمثال ، وهو الصورة المجسد كالصنم ☆ معجم الفاظ القرآن الكريم ،مجمع اللغة العربية ، الادارة العامة للمعجمات و احياء التراث ،القاهرة، مصر** ﴾

'' یعنی تماثیل کا مفرد تمثال ہے اور مراد ایسی شکل ہے جو مجسمہ کے طرح جسم رکھے'' گویا وہ جسم جو کسی حقیقی جسم کے ساتھ ہر زاویہ سے ظاہری اور قطعی مشابہت رکھے وہ تمثال کہلاتا ہے قرآن کریم میں یہ لفظ دو مقامات پر وارد ہوا ہے ایک سورہ الانبیاء جہاں واضح طور پر اس سے مراد مذہبی مورتیاں ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿ **اذ قال لابيه وقومه ماهذه التماثيل التى انتم لهاعاكفون ☆ سوره الانبياء آيت ٥٢** ﴾

''جب ابرہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں جن کے تم مجاور بنے بیٹھے ہو کیا ہیں'' جبکہ دوسرے مقام پر یہی لفظ سورہ سبا میں وارد ہوا ہے جہاں اس سے مراد سجاوٹ کے مجسمے ہیں اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿ **يعملون له مايشآء من محاريب وتماثيل وجفان كا لجواب وقد ور رسيت اعملوا ال داود شكرا وقليل من عبادى الشكور ☆ سوره سبا آيت ١٣** ﴾

''جو کچھ سلیمانؑ چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں اے آل داود اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں'' البتہ معلوم ہونا چاہیے کہ تماثیل خواہ کسی بھی مقصد کے لئے ہوں ان کا بنانا اور رکھنا شریعت محمدی جائز نہیں ہے اسکی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

﴿ **عن مسلم قال كنا مع مسروق فى دار يسار بن نمير فراى فى صفته تماثيل فقال سمعت عبدالله قال سمعت النبى ﷺ يقول ان اشد الناس عذابا عندالله يوم القيامة المصورن ☆ رواه البخارى باب عذاب المصورين** ﴾

''یعنی مسلم بن صبیح فرماتے ہیں کہ میں مسروق بن اجدع کے ساتھ نمیر بن یسار کے گھر گیا انھوں نے گھر کے سائبان میں چند مورتیں دیکھیں تو کہنے لگے میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ مورتیں بنانے والوں کو اللہ کے پاس قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب ہوگا'' لیکن کبھی کبھی تمثیل کا اطلاق کسی شبیہ پر مجازاً بھی ہوتا ہے اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شبیہ کامل ہو، ذی روح جسم کی ہو اور معلق کی گئی ہو اسکی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل احادیث ہیں:

﴿ **سمعت عائشةؓ قدم رسول الله ﷺ من سفر وقدسترت بقرام لى على سهوة لى فيها تماثيل فلما راه رسول الله ﷺ هتكه وقال اشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله قالت فجعلناه وسادة او وسادتين ☆ رواه البخارى باب ما وطى من التصاوير** ﴾

''یعنی بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سفر سے تشریف لائے میں نے گھر کے سائبان پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس پر مورتیں بنی ہوئی تھیں نبی کریم ﷺ نے اس کو دیکھا تو اتار پھینکا اور فرمایا کہ سخت ترین عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق

کی طرح خود بھی بناتے ہیں بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اس کپڑے کا ایک یا دو تکیے بنا لئے'' اسی طرح ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

﴿ عن عائشةؓ قالت قدم النبی ﷺ من سفر وعلقت درنوکا فیه تماثیل فامرنی ان انزعه فنزعته ☆ رواه البخاری باب ماوطی من التصاویر ﴾

''یعنی بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سفر سے تشریف لائے میں نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں مورتیں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا اس کو اتار ڈال، میں نے اتار ڈالا'' یعنی یہاں تمثیل کا لفظ اپنے حقیقی معنی میں نہیں بلکہ مجازی معنی میں استعمال ہوا ہے اسکی مثال ہمیں بعض دیگر مقامات پر بھی ملتی ہے مثلاً قرآن میں نیند کے لئے بھی موت کا لفظ استعمال ہوا ہے حالانکہ نیند اور موت میں بہت فرق ہے مگر چونکہ دونوں کے درمیان ایک ظاہری مماثلت پائی جاتی ہے اس لئے قرآن نے نیند کو موت کہا ہے اسی طرح ہم عام بول چال میں موت کے لئے وفات کا لفظ بھی مجازاً استعمال کرتے ہیں حالانکہ حقیقی معنی میں لفظ وفات کا اطلاق صرف عیسیٰ علیہ السلام پر ہوسکتا ہے کیونکہ وفات کے معنی ہیں پورا پورا لے لینا یعنی روح، جان اور جسم تینوں چیزوں کا سلب ہوجانا لیکن عام آدمی کی موت کے وقت اسکی روح اور جان فرشتے سلب کر لیتے ہیں اور جسم اسی دنیا میں رہ جاتا ہے یعنی ایک عام آدمی کی موت پر وفات کا لفظ حقیقی معنی میں نہیں بلکہ مجازی معنی میں استعمال ہوتا ہے جبکہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے روح جان اور جسم تینوں کے ساتھ اٹھایا اس لئے قرآن نے عیسیٰ علیہ السلام کے لئے متوفی کا لفظ استعمال کیا جبکہ نبی کریم ﷺ کے لئے موت کا لفظ استعمال کیا گیا پس اسی طرح ان احادیث میں شبیہ کے لئے تماثیل کا لفظ بھی مجازاً استعمال ہوا ہے کیونکہ وہ شبیہات مکمل جسم کی تھیں اور معلق تھیں جس کے باعث ان کے تماثیل ہونے کا شبہ پیدا ہوتا تھا یعنی پہلی نظر میں ایسا ہی محسوس ہوتا تھا گویا کوئی مجسمہ رکھا ہوا ہے اسی سبب نبی کریم ﷺ نے ان کو کہیں تماثیل اور کہیں تصاویر فرمایا ہے اور ان کو تصاویر و تماثیل کی حرمت میں داخل فرمایا ہے معلوم ہونا چاہیے کہ عربی لغت میں لفظ تصویر کا اصل مادہ (ص و ر) ہے اور اس کا مصدر صورۃ ہے:

﴿ صورة : شکل و تمثال مجسم ☆ معجم الفاظ القرآن الکریم ،مجمع اللغة العربیة ، الادارة العامة للمعجمات و احیاء التراث ،القاهرة، مصر ﴾

'' یعنی مثالی جسم جبکہ کسی تمثال کی نقل اور شبیہ صورۃ کہلاتی ہے'' اسکا مبالغہ تصویر اور جمع تصاویر ہے عربی زبان میں تصویر کا اطلاق سہ ابعادی اجسام یعنی مجسمہ یا مورتی پر ہوتا ہے جبکہ اردو زبان میں ہم جسے تصویر یا فوٹو کہتے ہیں عربی زبان میں اسکو صورۃ شمسیہ کہا جاتا ہے قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ فی ای صورة ماشاء رکبک ☆ سورة الانفطار آیت ۸ ﴾

''یعنی جس طرح کی شکل میں تجھے چاہا جوڑ دیا'' لیکن لفظ صورۃ کا استعمال کبھی کبھی جزوی مشابہت یا کسی خاص نوعیت کی مشابہت پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی صورت پر تخلیق کیا اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

﴿ عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللهﷺ اذ ضرب احد کم اذافلیجتنب الوجه ولا تقل فسبح الله وجهک ووجه من اشبه وجهک فان الله تعالی خلق

آدم علی صورتہ ☆ رواہ مسند احمد ﴾

چنانچہ تصاویر کے باب کے تحت جن احادیث میں لفظ صورۃ وارد ہوا ہے وہاں اس سے مراد درحقیقت تصاویر یعنی مجسمے مراد ہیں ہمارے اس موقف کی تائید مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے:

﴿ عن ابن عباسؓ قال سمعت محمداً ﷺ یقول من صور صورۃ فی الدنیا کلف یوم القیمۃ ان ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ ☆ رواہ البخاری باب من صور صورۃ کلف یوم القیٰمۃ ان ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ ﴾

''یعنی ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے صورۃ بنائی جس طرح صورۃ بنائی جاتی ہے قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا'' اس حدیث میں عربی قاعدہ کے رو سے مفعول مطلق ''صورصورۃً'' کا استعمال ہوا ہے جس کا مطلب حقیقی اور کامل صورۃ ہے اور کسی جاندار کی حقیقی اور کامل نقل مجسمہ ہی کہلاتی ہے اور مجسموں کا بنانا اور رکھنا احایث صحیحہ اور صریحہ کی روشنی میں تمام اہل علم کے نزدیک حرام ہے۔

تصاویر اور فرشتے

﴿ عن ابن ابی طلحۃؓ قال قال النبی ﷺ لا تد خل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر ☆ رواہ البخاری باب التصاویر ﴾

''یعنی ابوطلحہؓ (زید بن سہل) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا مورت ہو'' یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر تصویر اور کتے میں ایسی کیا خصوصیت ہے جس کی وجہ سے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے ؟ اسکا صحیح جواب یہ ہے کہ درحقیقت کتے اور تصویر میں ایسی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ فرشتے صرف طبعاً ان سے کراہیت محسوس کرتے ہیں نیز کتے اور تصویر کے علاوہ بھی اور کئی چیزیں ہیں جن سے فرشتے نفرت کرتے ہیں اور جس مقام پر وہ ہوتی ہیں رحمت کے فرشتے وہاں نہیں جاتے شیخ الاسلام جعفر کنانی مالکی نے اس پر ایک مستقل کتاب بنام بلوغ القصد والمرام بیان بعض ماتنفر عنہ الملائکۃ الکرام لکھی ہے اس میں اس طرح کی بہت سی چیزیں بحوالہ حدیث بیان فرمائی ہیں جن سے فرشتے نفرت کرتے ہیں مثلاً جس مکان میں عورت ننگے سر بیٹھی ہو یا کسی برتن میں پیشاب رکھا ہو وغیرہ پس یہ کوئی ضروری نہیں کہ جن چیزوں سے فرشتے نفرت کرتے ہوں وہ گناہ اور مفاسد میں دیگر تمام چیزوں سے اشد ہی ہوں بلکہ اسکا تعلق فرشتوں کی طبع فطری سے ہے چنانچہ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح انسان بہت سی ایسی چیزوں سے گھن کرتا ہے جو کوئی بڑی نجاست اور غلاظت نہیں جیسے مکھی اور مچھر کا کسی کھانے پینے کی چیز میں گر جانا یا کسی کی ناک و تھوک کو بہتے ہوئے دیکھنا وغیرہ چنانچہ فرشتے بھی بالطبع بہت سی ایسی چیزوں سے نفرت اور گھن کرتے ہیں جن میں کتا اور تصاویر بھی شامل ہیں۔

تصاویر بنانے والوں کا حکم

﴿ عن عبداللہ بن عمرؓ قال ان رسول اللہ ﷺ قال ان الذین یصنعون ھذا الصور یعذبون یوم القیمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم ☆ رواہ البخاری باب عذاب المصورین ﴾

''یعنی عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو لوگ ان مورتیوں کو بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب

ہوگا کہا جائے گا کہ تم نے جو بنایا اب اس میں جان بھی ڈالو ''اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

﴿ حدثنا ابوزرعة قال دخلت مع ابی هریرةؓ دار المدینة فرای اعلاها مصورا یصور قال سمعت رسول الله ﷺ یقول ومن اظلم ممن ذهب یخلق کخلقی فلیخلقوا حبة ولیخلقوا ذرة ☆ رواه البخاری باب نقض الصور ﴾

''یعنی ابوزرعہ کہتے ہیں کہ میں ابوہریرہؓ کے ساتھ مدینہ کے ایک گھر میں گیا انھوں نے مکان کے اوپر ایک شخص کو دیکھا جو مورتیں بنا رہا تھا تو فرمانے لگے میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سے بڑھکر ظالم کون ہوگا جو میری طرح پیدا کرنا چاہے اچھا ایک دانہ یا ایک چیونٹی تو بنا کر دکھادے''اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

﴿ سمعت عائشةؓ قدم رسول الله ﷺ من سفر وقدسترت بقرام لی علی سهوة لی فیها تماثیل فلما راه رسول الله ﷺ هتکه وقال اشد الناس عذابا یوم القیامة الذین یضاهون بخلق الله قالت فجعلناه وسادة او وسادتین ☆رواه البخاری باب ما وطی من التصاویر ﴾

''یعنی بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سفر سے تشریف لائے میں نے گھر کے سائبان پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس پر مورتیں بنی ہوئی تھیں نبی کریم ﷺ نے اس کو دیکھا تو اتار پھینکا اور فرمایا کہ سخت ترین عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اس کپڑے کا ایک یا دو تکیے بنا لئے''

کیا مصور اللہ تعالیٰ کی صفتِ خاص ہے؟

تصویر سازی یا تصویر کے استعمال کو شریعت اسلام نے کیوں حرام قرار دیا ہے اسکی وجہ بعض اصحاب یہ بیان کرتے ہیں کہ تصویر اور تخلیق اللہ تعالیٰ کی صفاتِ خاص ہیں جن میں کوئی غیر اللہ شریک نہیں ہوسکتا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ننانوے اسماء حسنیٰ ہیں جن میں سے ایک الخالق اور ایک المصور بھی ہے پس اگر کسی شخص نے تصویر بنائی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق وتصویر میں مداخلت اور شراکت کا عملی دعویٰ کیا قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ:

﴿هوالله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنیٰ☆سورة الحشر آیت ٢٤ ﴾

یعنی''وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا اور صورت بنانے والا، تمام اچھے نام اسی کے لئے ہیں''مفسرین کے مطابق خلق کے معنی ہیں اپنے ارادے اور مشیت کے مطابق اندازہ کرنا اور براء کے معنی ہیں اسے وجود عطاء کرنا اور صور کے معنی اسکی تصویر کشی کرنا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ان تینوں مراحل میں اہم ترین، اولین اور مشکل ترین مرحلہ تخلیق ہے اور صفت تخلیق کے بارے میں خود قرآن کی یہ شہادت ہے کہ:

﴿ فتبارک الله احسن الخالقین ☆ سورة المومنون آیت ١٤ ﴾

یعنی'' بابرکت ہے وہ اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے''اس آیت قرآنی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا''احسن الخالقین'' قرار دیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ خالق اور بھی ہوسکتے ہیں مگر اللہ بہترین خالق ہے کیونکہ تقابل وہیں کیا جاتا ہے جہاں تقابل ممکن ہو یعنی اپنے ارادے کے مطابق صحیح اندازہ کرکے کسی چیز کو وجود میں لانا انسان کی صفت ہے اور اللہ کی بھی صفت ہے مگر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی اس صفت

میں بہترین ہے پس جب انسان کسی چیز کو تخلیق کرسکتا ہے تو اسکی تصویر کشی کیوں نہیں کرسکتا اور جیسا کہ غیر ذی روح کی تصویر کشی کسی کے نزدیک بھی ممنوع نہیں ہے چنانچہ یہ کہنا کہ تخلیق وتصویر اللہ کی صفت خاص ہے صحیح نہیں ورنہ اس اعتبار سے تو غیر ذی روح اجسام کی مصوری بھی ناجائز اور حرام ہوئی کیونکہ درخت، پھول اور پہاڑ وغیرہ بھی تو اللہ ہی کی تخلیق اور تصویر کشی کا نمونہ ہیں یہی وجہ ہے کہ مصورین کو قیامت کے دن جو دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے وہ محض مصوری پر نہیں بلکہ ذی روح اجسام کی مصوری پر ہے اور ذی روح اجسام کی مصوری پر قدغن اس سبب لگائی گئی کیونکہ قدیم زمانے سے مصوری ہی بت پرستی کو فروغ دینے میں پیش پیش رہی ہے اور مصوروں کے لئے جس عذاب کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد درحقیقت مجسمہ ساز ہیں کیونکہ تصویر عربی زبان میں مجسمہ کو ہی کہا جاتا ہے اور مصور مجسمہ ساز کو کہا جاتا ہے البتہ عکس بندی کرنے والے لوگ جنہیں فوٹو گرافر کہا جاتا ہے وہ بھی مصورین سے کسی قدر مقاربت رکھنے کے باعث ضمنی طور پر ان میں داخل ہوسکتے ہیں جبکہ وہ پورٹریٹ یعنی بڑی بڑی عکسی تصاویر بنائیں جنہیں لوگ باقاعدہ فریم کرکے اپنے گھروں اور تجارتی مراکز میں آویزاں کریں۔

وہ تصاویر جو کسی کی مذہبی علامت ہوں انکا حکم

﴿ **عن عائشةؓ حدیثته ان النبی ﷺ لم یکن یترک فی بیته شیئا فیه تصالیب الانقضه ☆ راوه البخاری باب نقض الصور** ﴾

’’ یعنی عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب گھر میں کوئی ایسی چیز دیکھتے جس پر صلیب کی مورت بنی ہو تو اس کو توڑ ڈالتے تھے ‘‘اور اس مسئلے سے متعلق امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں ایک باب قائم کیا ہے جس کا عنوان ہے:

﴿ **باب ان صلی فی ثوب مصلب او تصاویر هل تفسد صلاته ومانهی عن ذالک** ﴾

’’یعنی اگر ایسے کپڑے میں نماز پڑھی جائے جس پر صلیب یا تصاویر (مذہبی) بنائی گئی ہیں تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں اور اسکی ممانعت کا بیان‘‘نیز وہ چیزیں جو غیر ذی روح نباتات یا جمادات میں سے ہوں لیکن ان کی عبادت کی جاتی ہو جیسے شمس وقمر اور ہندوستان میں دریائے گنگا یا پیپل کا درخت وغیرہ تو ان کی شبیہ بنانے کے بارے میں اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ جن چیزوں کی تصاویر خود پوجی جاتی ہوں ان کا بنانا اور رکھنا جائز نہیں اگرچہ غیر ذی روح ہی کیوں نہ ہوں جیسا کہ صلیب لیکن جن چیزوں کی تصاویر کی پرستش نہیں ہوتی ان چیزوں کی تصاویر وشبیہ بنانا جائز رہے گا جیسا کہ چاند، سورج، گنگا اور پیپل کے درخت کو پوجا جاتا ہے مگر ان کی شبیہ کو پوجا نہیں جاتا۔

کاغذ یا کپڑے پر نقش شبیہ کا حکم

﴿ **سمعت عائشةؓ قدم رسول اللهﷺ من سفر وقدسترت بقرام لی علی سهوة لی فیها تماثیل فلما راه رسول الله ﷺ هتکه وقال اشد الناس عذابا یوم القیامة الذین یضاهون بخلق الله قالت فجعلناه وسادة او وسادتین ☆رواه البخاری باب ما وطی من التصاویر** ﴾

’’یعنی بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سفر سے تشریف لائے میں نے گھر کے سائبان پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس پر مورتیں بنی ہوئی تھیں نبی کریم ﷺ نے اس کو دیکھا تو اتار پھینکا اور فرمایا کہ سخت ترین عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق

کی طرح خود بھی بناتے ہیں بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اس کپڑے کا ایک یا دو تکیے بنالئے'' اور اگر جائے نماز پر کسی جاندار کی تصویر بنائی گئی ہو اس پر نماز پڑھی جائے یا ایسے کپڑے کو پہن کر نماز پڑھی جائے جن پر کسی جاندار کی تصویر ہو تو اسکا جو حکم ہوگا اس کے لئے یہ حدیث ملاحظہ ہو:

﴿ عن زيد بن خالد عن ابى طلحة صاحب رسول الله ﷺ انه قال ان رسول الله ﷺ قال ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة قال بسر ثم اشتكىٰ زيد بعد فعدناه فاذا على بابه ستر فيه صورة قال فقلت لعبيدالله الخولانى ربيب ميمونة زوج النبى ﷺ الم يخرنا زيد عن الصورة يوم الاول فقال عبيدالله الم تسمعه حين قال الا رقما فى ثوب ☆ رواه مسلم كتاب اللباس باب ٢٦ ﴾

''یعنی زید بن خالدؓ ابوطلحہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے بسرؓ کہتے ہیں بعد میں ایک مرتبہ زید بن خالدؓ بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کے لئے گئے تو ان کے گھر کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویر تھی میں نے عبیداللہ خولانیؓ سے کہا کہ کیا اس دن زیدؓ نے ہم کو یہ حدیث نہیں سنائی تھی کہ جس گھر میں تصویر ہو اسمیں فرشتے داخل نہیں ہوتے تو عبیداللہؓ نے کہا کیا تم نے یہ نہیں سنا تھا سوائے ان تصاویر کے جو کسی کپڑے پر نقش ہو'' یعنی اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ حدیث مسلم کی ہے اور ایک دوسری حدیث جو ترمذی میں ہے اسکے الفاظ اسطرح ہیں:

﴿ عن عبيدالله بن عبدالله بن عتبة انه دخل على ابى طلحة الانصارى يعوده فوجد عنده سهل بن حنيف قال فدعا ابوطلحة انسانا ينزع نمطا تحته فقال له سهل لم تنزعه قال لآن فيها تصاوير وقال فيه النبى ﷺ ماعملت قال سهل اولم يقل الا ماكان رقما فى ثوب قال بلى ولكنه اطيب لنفسى ☆ رواه الترمذى و قال حسن صحيح ۔ تحفة الاحوذى ص٣٥١ ج٥ ﴾

''یعنی عبیداللہ کہتے ہیں میں ابوطلحہؓ انصاری کی عیادت کے لئے گیا تو وہاں ان کے پاس سھل بن سعدؓ صحابی کو پایا ابوطلحہؓ ایک غلیچہ پر تھے کہ انھوں نے ایک آدمی کو بلا کر کہا اس غلیچہ کو نکال دو ان سے سھلؓ نے کہا آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں انھوں نے کہا اس لئے کہ اس پر تصویریں ہیں اور نبی کریم ﷺ سے تصویر کے بارے میں آپ بھی سن چکے ہیں اس پر سھل نے کہا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہیں سنا تھا کہ تصاویر کپڑے میں ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابوطلحہؓ نے کہا بے شک سنا ہے مگر ایسے کپڑے کے استعمال سے پرہیز کرنا ہی میرے دل کو بھاتا ہے'' اور جب کسی نے امام احمدؒ سے سوال کیا کہ کیا ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے جسمیں تصویر ہو؟ تو امام احمدؒ نے فرمایا جائز ہے ملاحظہ فرمائیے مسائل الامام احمد مؤلف امام عبداللہ بن امام احمد ص۲۱۳ اس سے معلوم ہوا کہ وہ تصاویر جو کپڑے پر نقش مگر معلق نہ ہوں ان کا استعمال مباح ہے اور حافظ ذہبیؒ سیر اعلام النبلاء ص۴۰۷ ج۹ میں ایک روایت لائے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایسی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے جس پر تصویریں تھیں بعض نے کہا کہ یہ بغیر روح والی چیزوں کی تصویریں ہوں گی بعض نے کہا کہ آپ ﷺ اس پر اسلئے نماز پڑھتے تھے کہ چٹائی یا کپڑے پر بنائی گئی تصویر کے استعمال سے نماز فاسد نہیں ہوتی لیکن بسا اوقات نبی کریم ﷺ نے اسے ناپسند بھی فرمایا ہے:

﴿ عن عائشةؓ انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فقام النبی ﷺ بالباب فلم يدخل فقلت اتوب الى الله مماذنبت قال ما هذه النمرقة قلت لتجلس عليها وتوسدها قال ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة يقال لهم احيوا ما خلقتم و ان الملئكة لا تدخل بيتاً فيه الصورة ☆ رواه البخاری باب من كره القعود على الصورة ﴾

''یعنی بی بی عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک گدّ اخریدا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں نبی کریم ﷺ اس کو دیکھ کر دروازے پر ہی رک گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے، میں نے عرض کیا مجھ سے کوئی خطاء ہوئی ہے تو میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ گدّ اکیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لئے میں نے خریدا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جن لوگوں نے یہ مورتیں بنائی ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ اب جو تم نے بنایا ہے اس میں جان بھی ڈالو، اور فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں مورتیں ہوں'' پس معلوم ہوا کہ کاغذ یا کپڑے پر بنی ہوئی پامال فرش تصویر مکروہ کے درجہ میں ہے۔

مجسمہ اور آویزاں شبیہ کا حکم

امام احمدؒ نے فرمایا کہ وہ تصویر مکروہ ہے جسکو آویزاں کیا جائے یعنی اسکی تعظیم کے لئے اسکو لٹکایا جائے جیسا کہ بعض اسلامی ممالک میں مملکت کے سربراہ کی تصاویر کو دکانوں اور دفاتر میں لگایا جاتا ہے یا مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور پیر و مرشد و اماموں کی تصاویر کو گھروں اور تجارتی مراکز میں آویزاں کیا جاتا ہے اسی طرح کرنسی نوٹوں پر ملکوں کے سربراہوں کی تصاویر بنائی جاتی ہیں جو سب حرام ہیں کیونکہ ان تصاویر سے مقصد ان کی بڑائی اور تعظیم ہوتی ہے اور ہر وہ تصویر جو اس مقصد کے لئے بنائی جائے خواہ وہ کپڑے پر ہو یا کاغذ پر مطلقاً حرام ہے جس کا واضح ثبوت صحیح بخاری کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

﴿ عن عائشةؓ قالت قدم النبی ﷺ من سفر وعلقت درنوكا فيه تماثيل فامرنی ان انزعه فنزعته ☆ رواه البخاری باب ماوطی من التصاوير ﴾

''یعنی بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سفر سے تشریف لائے میں نے گھر میں ایک جانب پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں مورتیں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا اس کو اتار ڈال، میں نے اتار ڈالا'' معلوم ہونا چاہیے کہ ''درنوک'' دال پر پیش کے ساتھ ایسے سوتی کپڑے کو کہا جاتا ہے جو فرش کے طور پر بچھایا جاسکے اور کبھی اسکو پردے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے نیز یہی حدیث جب صحیح مسلم میں آئی ہے تو وہاں اس حدیث کے اندر تصاویر کے ساتھ یہ بھی ہے کہ یہ تصاویر ایسے گھوڑوں کی تھیں جن کے پر لگے ہوئے تھے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

﴿ عن انسؓ قال كان قرام لعائشةؓ سترت به جانب بيتها فقال النبی ﷺ اميطی عنی قرامک هذا فانه لاتزال تصاويره تعرض فی صلاتی ☆ تيسير البارى شرح صحيح بخارى ص ۲۷۰ ج ۱ ﴾

''یعنی انسؓ فرماتے ہیں کہ بی بی عائشہؓ کے پاس ایک پردہ تھا جو انھوں نے گھر پر ایک طرف لٹکا رکھا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ پردہ نکال دو کیونکہ اسکی تصاویر نماز میں میری توجہ کو متاثر کرتی ہیں'' معلوم ہونا چاہیے کہ یہ پردہ غیر ذی روح اجسام کی شبیہ پر مشتمل

تھا وگرنہ نبی کریم ﷺ محض نماز میں خلل کی شکایت نہ کرتے بلکہ ان شبیہات کی حرمت کا ذکر کرتے پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر میں کسی غیر جاندار مخلوق کی تصویر کو آویزاں کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ گھر میں نماز پڑھتے ہوئے اس پر نظر پڑے گی جس سے نماز میں خلل واقع ہوگا چناچہ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلا کہ کسی جاندار مخلوق کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ نماز پڑھتے ہوئے اپنی یا کسی دوسرے نمازی کی نظر اس پر پڑنے سے نماز میں حرج ہوگا اور تصویر والے کپڑے کو پہننا گویا اس تصویر کو اجاگر کرنا اور اس کی تشہیر کرنا ہے نیز اس حدیث کی رو سے موجودہ دور میں جو لوگ مساجد کی دیواروں پر نقش ونگار بناتے یا قرآنی آیات کو تجریدی انداز میں لکھواتے ہیں یہ بھی مکروہ ہے کیونکہ اس سے نمازیوں کی نماز میں حرج واقع ہونے کا قوی امکان ہے جس کی اسلام میں اجازت نہیں پس معلوم ہوا کہ جاندار چیزوں کی تصاویر رکھنا اور آویزاں کرنا حرام اور غیر جانداروں کی تصاویر اور شبیہ کو آویزاں کرنا یا لٹکانا کسی ایسے مقام پر جائز نہیں جہاں نماز پڑھی جاتی ہو۔

پامال اور توہین شدہ تصاویر کا حکم

جو تصاویر ایسی جگہ بنی ہوں یا ایسی چیز پر بنی ہوں جو عادۃً پامال اور ذلیل وحقیر سمجھی جاتی ہیں مثلاً پامال فرش یا بستر یا بیٹھنے کے گدے تکیے یا کرسی اور جوتے یا برتنوں کے تلے وغیرہ تو ان کا رکھنا اور استعمال کرنا جائز ہے اسکی دلیل صحیح بخاری کی یہ حدیث ہے:

﴿ سمعت عائشۃؓ قدم رسول اللہ ﷺ من سفر وقد سترت بقرام لی علی سھوۃ لی فیھا تماثیل فلما راہ رسول اللہ ﷺ ھتکہ وقال اشد الناس عذابا یوم القیامۃ الذین یضاھون بخلق اللہ قالت فجعلناہ وسادۃ او وسادتین ☆رواہ البخاری باب ما وطی من التصاویر ﴾

''یعنی بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سفر سے تشریف لائے میں نے گھر کے سائبان پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس پر مورتیں بنی ہوئی تھیں نبی کریم ﷺ نے اس کو دیکھا تو اتار پھینکا اور فرمایا کہ سخت ترین عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اس کپڑے کا ایک یا دو تکیے بنالئے'' اور مسند احمد کی روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ ان پر تشریف رکھتے تھے حالانکہ ان میں شبیہ اب بھی واضح تھیں اور مسند احمد کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

﴿ عن اللیث قال دخلت علی سالم بن عبداللہ وھو متکئ علی وسادۃ فیھا تماثیل طیر ووحش فقلت الیس یکرہ ھذا قال لا انما یکرہ ما نصب نصبا ﴾

یعنی ''لیث فرماتے ہیں کہ میں سالم بن عبداللہؒ کے گھر گیا تو وہ ایک تکیہ سے کمر لگائے بیٹھے تھے جس میں پرندوں اور وحشی جانوروں کی تماثیل تھیں میں نے عرض کیا کہ کیا ان کا استعمال مکروہ اور ناجائز نہیں ہے انھوں نے فرمایا نہیں! بلکہ ناجائز وہ تصاویر ہیں جو آویزاں ہوں'' اس سے معلوم ہوا کہ وہ تصاویر جو پامال وممتہن ہوں ان کا استعمال جائز ہے۔

بچوں کے کھلونوں کا حکم

بچوں کی گڑیاں اور چھوٹے کھلونے جو مجسم ہوں یا عکسی تصاویر سے منقش ہوں انکا استعمال اور ان کی خرید وفروخت اور بچوں کا ان سے کھیلنا جائز ہے نیز دوسری کھانے کی اشیاء بھی اگر بشکل تصویر بنائی گئی ہوں تو ان کا بھی استعمال اور کھانا جائز ہے البتہ ان کھلونوں کو شوکیس

میں سجانا اور رکھنا جب بچے ان سے کھیلنے کے لائق نہ رہے ہوں مکروہ ہے بچوں کے کھلونوں میں تصاویر کا استعمال مندرجہ ذیل حدیث سے ثابت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

﴿ ان النبی ﷺ تزوجھا وھی بنت سبع سنین و زفت الیہ وھی بنت تسع سنین ولعبھا معھا ومات عنھا وھی بنت ثمانی عشرۃ ☆ مشکواۃ کتاب النکاح باب الولی فی النکاح ﴾

یعنی ''نبی کریم ﷺ نے جب بی بی عائشہؓ صدیقہ سے نکاح کیا تو بی بی کی عمر سات سال تھی اور جب رخصتی ہوئی تو ان کی عمر نو سال تھی اور رخصتی کے وقت ان کی گڑیاں بھی انکے ساتھ آئیں اور جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت بی بی عائشہؓ کی عمر اٹھارہ سال تھی ''اس سے معلوم ہوا بچوں کے لئے مصور کھلونوں کا استعمال جائز ہے اسکی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

﴿ عن عائشۃؓ قالت العب بالبنات فربما دخل علی رسول اللہ ﷺ و عندی الجواری فاذا دخل خرجن واذا خرج ودخلن ☆ رواہ ابو داؤد باب اللعب بالبنات ﴾

یعنی ''بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں گڑیوں سے کھیلتی تھی بسا اوقات رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور میرے ساتھ کھیلنے والی لڑکیاں ہوتیں جب آپ ﷺ اندر آتے تو وہ باہر چلی جاتیں جب آپ ﷺ باہر جاتے تو وہ پھر آ جاتی تھیں'' اور ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

﴿ عن عائشۃؓ قالت قدم رسول اللہ ﷺ من غزوۃ تبوک او خیبر و فی سھوتھا ستر فھبت الریح فکشفت ناحیۃ الستر عن بنات لعائشۃؓ لعب فقال ماھذا یا عائشۃ قالت بناتی ورائی بینھن فرسا لہ جناحان من رقاع فقال ما ھذا الذی اری فی وسطھن قالت فرس قال وماھذا الذی علیہ قلت جناحان قال فرس لہ جناحان قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلالھا اجنحۃ قالت فضحک رسول اللہ ﷺ حتی رأیت نواجزہ ☆ رواہ ابو داؤد باب اللعب بالبنات ﴾

یعنی ''بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب غزوہ تبوک یا خیبر سے واپس آئے تو میرے طاق پر پردہ پڑا ہوا تھا اتفاقاً ہوا چلی جس نے پردہ کا ایک حصہ کھول دیا جہاں سے وہ گڑیاں سامنے آ گئیں آپ ﷺ نے پوچھا عائشہؓ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا میری گڑیاں ہیں آپ ﷺ نے انکے درمیان ایک گھوڑا بھی دیکھا جسکے کاغذ کے پر تھے تو فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا گھوڑا ہے پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس گھوڑے کے اوپر کیا ہے؟ میں نے کہا پر لگے ہیں آپ ﷺ نے تعجب سے فرمایا گھوڑے کے پر کہاں ہوتے ہیں؟ بی بی عائشہؓ نے فرمایا آپ ﷺ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کے پر تھے پھر بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے دندانے مبارک دیکھے'' ان احادیث کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ بچوں کے کھلونوں میں تصاویر کا استعمال جائز ہے لیکن بعض اہل علم جو تصاویر اور عکسی تصاویر کی مطلق حرمت کے قائل ہیں وہ ان احادیث کو بعض وجوہ کی بنا پر رد کرتے ہیں مثلاً وہ کہتے ہیں کہ تصاویر کی حرمت دیگر احادیث سے ثابت ہے لہذا بچوں کے کھلونوں کی رخصت سے متعلق یہ احادیث حرمت تصاویر سے قبل کی ہیں

چناچہ ان کا حکم منسوخ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ابھی جو حدیث ہم نے نقل کی ہے اس میں وضاحت موجود ہے کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک یا غزوہ خیبر کے بعد کا ہے اور معلوم ہونا چاہیے کہ غزوہ خیبر ۷ھ ہجری اور غزوہ تبوک ۹ھ ہجری ہوا یعنی ان احادیث کا تعلق ابتدائی دور سے نہیں بلکہ آخری دور سے ہے جب شریعت کے احکام تقریباً مکمل ہو چکے تھے نیز اس سے قبل ''تصاویر بنانے والوں کا حکم'' کے عنوان کے تحت ایک حدیث جو ہم نے نقل کی ہے کہ ''نبی کریم ﷺ سفر سے آئے اور ایک الماری پر لٹکے ہوئے تصاویر والے پردے کو پھاڑ ڈالا'' اس حدیث کے بارے میں امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک سے واپسی کا ہے اور ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ یہ واقعہ غزوہ خیبر کے متصل بعد ہے یعنی دونوں واقعات نہایت قریب قریب دور سے تعلق رکھتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ بچوں کے کھلونوں میں پائی جانے والی تصاویر جائز ہیں اور ان کا حکم معلق عکسی تصاویر سے جدا ہے۔

بچوں کے کھلونوں میں تصاویر کی حرمت کے قائلین کی دوسری دلیل یہ ہے کہ بی بی عائشہ صدیقہؓ کے لئے گڑیوں کی رخصت دینے کا سبب یہ تھا کہ وہ گڑیاں درحقیقت مکمل تصویریں نہ تھیں بلکہ کچھ یوں ہی نام گڑیوں کا سا رکھ دیا گیا تھا اور قرینہ اسکا یہ ہے کہ ان کو دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ ''یہ کیا ہیں اور اس گھوڑے کے اوپر کیا ہے'' اگر یہ تصویریں مکمل ہوتی تو ان کو دیکھنے سے ہی معلوم ہو جاتا کہ یہ گڑیاں اور گھوڑے کی تماثیل ہیں اور پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن اسکا جواب یہ ہے کہ اُس دور میں بچوں کے کھلونوں نے ایک صنعت کا درجہ اختیار نہیں کیا تھا لہذا کوئی بھی کھلونا حقیقی اجسام سے اتنا مشابہ نہیں ہوسکتا تھا کہ کوئی دور سے ہی دیکھ کر بالیقین بتادے کہ یہ کیا چیزیں ہیں نیز نبی کریم ﷺ نے جو استفسار کیا وہ اس سبب تھا کہ گھوڑے کے پر لگے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر آپ ﷺ حیران ہوئے اور پوچھا تاکہ معلوم کریں کہ بی بی عائشہؓ کو پردار گھوڑا بنانے کا خیال کیونکر آیا یعنی آپ ﷺ کا یہ سوال جواب کرنا تعلم کے سبب نہیں بلکہ تجسس کے سبب تھا نیز معلوم ہونا چاہیے کہ فقہاء کی بھی ایک معتد بہ تعداد بچوں کے کھلونوں میں تصاویر کے جواز کی قائل رہی ہے مثلاً فقہ حنفی کی کتاب درمختار کتاب البیوع کے متفرقات میں مجتبیٰ کے حوالے سے قاضی ابو یوسف کا یہ قول نقل کیا ہے کہ گڑیا کی بیع جائز ہے اور بچوں کا ان سے کھیلنا بھی جائز ہے پس معلوم ہوا کہ بچوں کے کھلونوں میں تصاویر اور عکسی تصاویر مباح ہیں اور ان کھلونوں کا استعمال جائز ہے۔

وہ تصاویر جو طبعاً نبی کریم ﷺ نے پسند نہیں فرمائیں

تصاویر سے متعلق بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات نبی کریم ﷺ نے ان تصاویر یا شبیہات سے بھی اعراض فرمایا جن کا استعمال ممنوع اور حرام نہیں ہے مثلاً صحیح بخاری کی یہ حدیث ملاحظہ ہو:

﴿ عن عائشۃؓ انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فقام النبی ﷺ بالباب فلم يدخل فقلت اتوب الی الله مماذنبت قال ما هذه النمرقة قلت لتجلس عليها وتوسدها قال ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة يقال لهم احيوا ما خلقتم و ان الملئكة لا تدخل بيتاً فيه الصورة ☆ رواه البخاری باب من كره القعود علی الصورة ﴾

''یعنی بی بی عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک گدّا خریدا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں نبی کریم ﷺ اس کو دیکھ کر دروازے پر ہی رک گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے، میں نے عرض کیا مجھ سے کوئی خطاء ہوئی ہے تو میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں؟ آپ ﷺ نے

فرمایا یہ گدّا کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کے بیٹھے اور ٹیک لگانے کے لئے میں نے خریدا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جن لوگوں نے یہ مورتیں بنائی ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ اب جو تم نے بنایا ہے اس میں جان بھی ڈالو، اور فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں مورتیں ہوں'' یعنی نبی کریم ﷺ نے پامال تصاویر کو بھی استعمال کرنے سے ازراہ تقویٰ پرہیز فرمایا حالانکہ ان کا استعمال جائز تھا اس نوعیت کی ایک اور حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

﴿ کان لرسول اللہ ﷺ ترس فیه تمثال رأس کبش فکره رسول اللہ ﷺ فاصبح یوماً وقد اذهبه اللہ عزو جل ☆ اخرجه الطبری کذا فی تلقیح ﴾

یعنی ''نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ڈھال تھی جس میں ایک دنبہ کے سر کی تصویر بنی ہوئی تھی جو نبی کریم ﷺ کو ناگوار تھی تو ایک روز آپ ﷺ صبح کو اٹھے تو بطور معجزہ اللہ تعالیٰ نے اس سر کی تصویر کو مٹا دیا تھا'' اس سے معلوم ہوا کہ اشیاء پر یا کپڑوں پر بنی ہوئی وہ تصاویر جائز ہیں جن میں تعظیم کا شبہ نہ پایا جائے کیونکہ ڈھال ایسی چیز ہے جس پر حالت جنگ میں دشمن کے وار کو روکا جاتا ہے چنانچہ ایسی چیز پر بنی ہوئی تصویر میں تعظیم کا شبہ نہیں پایا جاتا گو حالت امن میں اسکو دیوار پر آویزاں بھی کیا جاتا ہے اسکے باوجود نبی کریم ﷺ کا اس ڈھال کو اپنے پاس بالکراہت رکھنا اس کے جائز ہونے پر دلیل ہے اور ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

﴿ ابن عمرؓ ان النبی ﷺ اتی بیت فاطمةؓ فوجد علی بابها ستراً موشیاً فلم یدخل فجاء علیؓ فراها مهتمة فاخبرته فاناه علی فذکر له ذالک وقال قد اشتد علیها فقال ﷺ مالنا وللدنیا و مالنا والرقم فذهب الی فاطمة فردته الیه تقول فما تامرنا به فیه قال ترسلین الی اهل حاجة ☆ جمع الفوائد ص۸۲۶ ج۱ ﴾

یعنی ''ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فاطمہؓ کے مکان پر تشریف لے گئے تو وہاں ایک منقش پردہ پڑا پایا آپ ﷺ مکان کے اندر تشریف نہیں لے گئے جب علیؓ آئے تو دیکھا کہ فاطمہ ؓ مغموم بیٹھی ہیں اور واقعہ کا ذکر کیا تب علیؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ یہ بات فاطمہؓ پر بہت شاق گذری ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں دنیا سے کیا واسطہ ہم کہاں اور نقش و نگار کہاں چنانچہ علیؓ نے جب فاطمہ ؓ کو یہ بات بتائی تو فاطمہؓ نے دوبارہ علیؓ کو یہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا کہ ہم اس کپڑے کا کیا کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی ضرورت مند کو دے دیں'' یعنی بعض تصاویر کو نبی کریم ﷺ نے طبعًا ناپسند فرمایا ہے جبکہ ان تصاویر کا استعمال جائز و مباح تھا۔

خلاصہ کلام

اس موضوع سے متعلق ہماری تمام بحث کا حاصل یہ ہے کہ مجسمات جنہیں تماثیل اور تصاویر کہا جاتا ہے مطلقاً حرام ہیں جبکہ فوٹو یعنی صورۃ شمسیہ جس کے لئے اردو زبان میں کوئی متبادل لفظ موجود نہیں اسکا حکم مختلف صورتوں میں مختلف ہے اس فوٹو کو ہم عکسی تصاویر سے تعبیر کریں گے پس موجودہ دور کی عکسی تصاویر کو ہم قرآن، اس موضوع سے متعلق تمام احادیث اور عربی لغت کے دقیق مطالعہ کے بعد مندرجہ ذیل تین اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

اولاً حرام عکسی تصاویر: اس کی تین قسمیں ہیں۔

ا۔ وہ عکسی تصاویر جو آویزاں کی گئی ہوں خواہ اسکے آویزاں کرنے کا مقصد کچھ بھی ہو مثلاً گھروں

میں آویزاں کیے جانے والے پورٹریٹ یا کسی قومی یا سیاسی رہنما کی تجارتی مراکز اور دفاتر میں آویزاں کی جانے والی تصاویر وغیرہ۔

۲۔ وہ عکسی تصاویر جو کسی مذہب میں قابل تعظیم ہوں خواہ وہ تصاویر جاندار اجسام کی ہوں یا بے جان مثلاً صلیب کی تصویر یا کسی مذہبی رہنما کے مزار کی تصویر وغیرہ۔

۳۔ وہ عکسی تصاویر جو کسی ایسے قومی یا مذہبی راہ نما کی ہوں جس کی تکریم کی جاتی ہو مثلاً کرنسی نوٹ پر طبع شدہ کسی قومی رہنما کی عکسی تصاویر یا کسی انگوٹھی میں نقش کسی مذہبی رہنما کی عکسی تصویر وغیرہ۔

ثانیاً مکروہ عکسی تصاویر: اس کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ وہ عکسی تصاویر جو غیر ذی روح اجسام کی ہوں مگر کسی ایسی جگہ آویزاں ہوں جہاں نماز میں نگاہ پڑتی ہو اور توجہ کو مبذول کرتی ہوں۔

۲۔ وہ عکسی تصاویر جو پامال فرش ہوں ایسی تصاویر اپنی اصل کے اعتبار سے جائز ہیں مگر چونکہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام نے ان سے بھی کراہیت کا اظہار کیا ہے اس لئے مکروہ ہیں۔

۳۔ وہ عکسی تصاویر جو شوقیہ بنائی گئی ہوں اور اتنی چھوٹی ہوں کہ اگر ان کو آویزاں کیا جائے تو دیکھنے والا کچھ فاصلے سے دیکھ کر پہچان نہ سکے کہ یہ تصاویر کس شخص کی ہیں البتہ اسکے باوجود بھی اگر کوئی آویزاں کرے تو مکروہ نہیں بلکہ یہی تصاویر حرام کے درجہ میں داخل ہو جائیں گی۔

ثالثاً جائز عکسی تصاویر: اس کی بھی تین اقسام ہیں۔

۱۔ وہ عکسی تصاویر جو بچوں کے کھلونوں کی صورت میں ہوں جائز ہیں مگر اس وقت تک جب تک کہ ان کو سجاوٹ کے مقصد سے استعمال نہ کیا جائے یعنی کھلونوں کو شوکیس میں سجا دینے سے ان کا حکم بھی بدل جاتا ہے۔

۲۔ وہ عکسی تصاویر جو کسی معاشی، معاشرتی، سماجی یا دینی ضرورت کے تحت بنوائی گئی ہوں جائز ہیں مگر اس وقت تک جب تک کہ ان کو آویزاں نہ کیا جائے یعنی اگر آویزاں کیا جائے تو ان کا حکم تبدیل ہو جائے گا۔

۳۔ وہ عکسی تصاویر جو غیر ذی روح اجسام کی ہوں ہر صورت اور سائز میں جائز ہیں البتہ کسی ایسی جگہ نہ ہوں جہاں نماز کی حالت میں توجہ مبذول ہوتی ہو ورنہ ان کا حکم بھی تبدیل ہو جائے گا۔

مندرجہ بالا تمام تفصیلات ہم نے نہایت عرق ریزی اور ہر دو جانب یعنی عکسی تصاویر کے مخالفین اور موافقین کے دلائل کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد ترتیب دی ہیں جس میں بتقاضہ بشری خطاء و ثواب کا امکان بہر حال باقی رہتا ہے اس لئے ہم اپنی اس تحقیق کو ہرگز اس دعوے کے ساتھ پیش نہیں کر رہے کہ جو کچھ ہم نے لکھا وہ حرف آخر ہے بلکہ اس مسئلہ کے ضمن میں حق اور درست موقف کو عوام الناس کے سامنے لانے کی یہ محض ایک کوشش ہے۔ **واللہ اعلم وماعلینا الا البلاغ**